

”طالب علم یہ سمجھتا ہے کہ عالمی علم معاشرہ کی حدیں نہیں ہیں۔ اب طلبا کسی امنگوں کی تکمیل کی ذمہ داری حکومت اور نجی زمرے کے سلتھ مل کر کام کرنے والے اعلیٰ تعلیم کے اداروں کی ہے۔“

—یو ایس انڈر سکرٹری آف اسٹینڈ کیرن ہر ہیوجس  
سپٹی سارچ ۲۰۰۶

# شند۔ امریکہ

# اعلیٰ تعلیم

ہندوستان اور امریکہ کے درمیان طالب علموں اور پروفیسروں کے تبادلے اور تحقیقی مراکز اور تجربہ گاہوں تک رسائی میں باہمی تعاون کے ذریعہ زیادہ اعلیٰ پیمانے کی تعلیم و تدریس اور زیادہ قدر قیمت والی گریجویٹ کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے میں مدد ملے گی۔

سہتین جان

اوپر: ۲۰۰۶ میں ہنگلور ٹکنالوجی میں منعقدہ لنڈین یو ایس یونیورسٹی میٹہ میں ہندوستانی طلبہ، ۳۲ امریکی یونیورسٹیوں کے بروشر کا مطالعہ کرتے ہوئے۔  
دائیں: جارجیا ٹیکہ کے پروفیسر گریٹ ہر شوسٹر نے جون ۲۰۰۶ میں انڈیانا پریش حکومت کے عہدیداران کے ہمراہ ایس ایس کے ایک میورینٹم کا تبادلہ کیا۔  
دائیں سے دائیں: وزیر اعلیٰ وائی ایس راج شیکھر ریڈی، وزیر برائے تکنیکی تعلیم آر چندر ریڈی اور پرنسپل سکریٹری برائے اعلیٰ تعلیم سی بی ایس ویکنٹ رمن۔



**جنوبی** امریکہ میں چار جیا ایک ایسی جگہ ہے جو اپنے پختہ شدہ لوگوں اور معروف ہوائی اڈے کے حوالے سے جانی جاتی ہے۔ وہاں سے ہر آدھ کی جانے والی ایشیا میں ہوا بازی اور سیل فون کے آلات کے علاوہ کانقد کے پاپ شامل ہیں۔ تاہم چونکہ اس ریاست نے آنے والے برسوں میں ہندوستان کے ساتھ تجارت کو فروغ دینے پر آگہیں گزرنی ہیں اس لئے صرف تجارتی وڈو یا ایشیا کی فروخت بڑھانے والے وقت پر ہی سرمایہ کاری نہیں کر رہی ہے بلکہ آئندہ اپریل کے شہر حیدرآباد میں اسے اساتذہ کی بھی تلاش ہے اور وہاں ایک جدید ترین تحقیقی مرکز قائم کرنے کی کوشش میں بھی مصروف ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ چار جیا انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی (چار جیا ٹیکہ) ہندوستان میں ایسی پہلی امریکی یونیورسٹی کا درجہ حاصل کرنا چاہتی ہے جو امریکہ میں تسلیم شدہ ویسی ہی گریجویٹ ڈگری کی پیش کش کر سکے جیسی کہ انڈیانا میں اس یونیورسٹی کے امریکی کیپس میں طالب علموں کو دی جاتی ہے۔

چار جیا ٹیکہ کے پروفیسر ڈاکٹر گیری بی شوٹر کا کہنا ہے ”حیدرآباد کیپس میں ساری توجہ نہ صرف تحقیق کے ایسے نئے شعبوں پر مرکوز کی جائے گی جو کہ ہندوستان کی معیشت کی نمو کے لئے اہم ہیں بلکہ امریکہ کے اقتصادی مفادات کو بھی مثالی منڈی کے امکانات حاصل ہوں گے۔“ اس کام سے لگے ہوئے منصوبہ ساز تحقیقی سہولتوں اور تعاون کے دیگر مراکز کے قیام کے لئے کارپوریشنوں کے ساتھ ہات کر رہے ہیں۔ ولپس اور سماجی اعتبار سے اہم نصابوں جیسے کہ بجلی کی تعلیم، شہمی توانائی اور ایٹم سٹرکچر انجینئرنگ کے طلباء کو چار جیا ٹیکہ کی تعلیمی کے اساتذہ پر دعائیں گے اور انہیں ۵ جون ۲۰۰۶ کو اس یونیورسٹی اور حکومت آندھرا پردیش کے درمیان مفاہمت نامہ کے مطابق امریکہ میں اپنی ڈگری مکمل کرنے کے مواقع بھی ملیں گے۔ چار جیا ٹیکہ تعلیم کے شعبے میں حیدرآباد میں اہم نصاب کی پیش کش کرے گی۔ اس سلسلے میں شوٹر کا کہنا ہے کہ ہندوستان میں ہر سال ۵۰۰ گریجویٹ اپنی تعلیم مکمل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ”ہم جو نصاب فراہم کریں گے اس کا مقصد ایسے فارغ طلباء فراہم کرنا ہے جو کامیاب پیشہ ور لوگ بنیں

تاکہ ہندوستان میں ادھر ادھر کو کراں تلاش کرنے والے گریجویٹوں کی بجائے ایسے ڈگری یافتہ لوگ مل سکیں، جو نئی صنعتیں قائم کر سکیں۔“ انہوں نے کہا کہ چار جیا ٹیکہ تعلیم کے شعبہ میں ہندوستان اور امریکہ کے درمیان ایک نئی قسم کے تعاون شروع کرنے میں پہل کرنا چاہتی ہے لیکن اس کام میں وہ آگہی نہیں ہے۔ ہندوستانی کاہنہ میں فیئر ٹکی تعلیمی اداروں سے متعلق میں زیر غور ہے اور صدر چارج ڈیپوٹس اور امریکی ملکہ خارجہ، فیئر ٹکی یونیورسٹیوں کے ساتھ تعاون بڑھانے کے لئے ایک نئی ترقیب شروع کر رہے ہیں۔ امریکہ کے اعلیٰ تعلیم کے ادارے ہندوستان میں اپنے قدم بھانے کی مثالی صورتوں پر غور کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں زیر غور مل منظور ہوجانے کے بعد ملک کے اندر کیپسوں کے قیام کے لئے ضابطے

واضح ہوا جائے گا کہ وہ شاپ تک بہت سی امریکی یونیورسٹیاں ان ضابطوں کو رکاوٹ سمجھتی رہی ہیں۔ اس میں پیش کی گئی ایک تجویز یہ ہے کہ فیئر ٹکی تعلیمی ادارے کسی بھی منصوبے پر ۵۱ فیصد سرمایہ کاری کریں گے۔ ان اداروں کو جو منافع ہوگا وہ بہتر صورتوں میں ہندوستانی شراکت دار ادارے میں دوبارہ لگا دیا جائے گا۔ فیئر ٹکی یونیورسٹیوں اور کالجوں کو یہ بات بھی یقینی بنانی ہوگی کہ ہندوستان میں ان کے نصاب کا معیار ویسا ہی ہو جیسا کہ امریکی یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ ایک مشاورتی بورڈ کے ساتھ صلاح و مشورہ کرنے کے بعد حکومت ہندوستان میں تعلیم کے شعبے میں حکومت کی طرف سے دئے جانے والے ریوریشن سے بالا ہو کر داخلوں اور ٹیوشن کے ضابطے بنائے گی۔ ہندوستان کے پیشمال نائج کیپس کے

## دوطرفہ تعلیمی مبادلات

- امریکہ، ہندوستان سے آنے والے طلبہ کے لئے اپنے اداروں کو روزانہ کھولنا چاہتا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اور زیادہ امریکی نوجوان پڑھنے اور سیکھنے کے لئے ہندوستان آئیں۔ ہندوستان کے ساتھ طلبہ کے روزانہ مبادلات!
- ہندوستان میں تعلیم کی روز افزوں طلب کے مسئلے کو حل کرنے میں معاون ہوں گے۔
- ہندوستان میں اعلیٰ تعلیمی مواقع کے مقابلے میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند طلبہ کی تعداد زیادہ ہے!
- امریکی کیمپوں میں ہندوستانی ذہانت اور تھقیقت شامل ہونے کا خوش کن سلسلہ جاری رہے گا:
- امریکی طلبہ میں، عالمی ماحول میں موثر اعزاز میں کام کرنے اور اپنے دانشورانہ تعاون سے ہندوستانی اداروں کو روزانہ تجربے کی اہم صلاحیتیں پیدا کریں گے!
- ہندوستان اور باہم کارکنان کے لئے امریکی اور ہندوستانی روزگاروں کی روز افزوں طلب کو پورا کریں گے اور
- دونوں ملکوں کے مابین قومی ترانوں اور اشتراک کرنے میں آئندہ نسلوں کی مدد کریں گے۔
- ایٹنس انڈر سکرٹری آف اسٹیٹ کیون لی وو جس میں ۲۶ مارچ ۲۰۰۷ء



یو ایس انسٹیٹیوٹ فار سائٹوٹھ ایڈیشن انڈر گریجویٹ لیڈرس پروگرام کی وجہ سے، اسٹڈی آف دی یو ایس انسٹیٹیوٹ آف کنٹیمپوری امریکن انڈیورسز کی سابق طالبہ نشی ہانڈے کے ہمراہ یو ایس انڈر سکرٹری آف اسٹیٹ کیون لی وو جس کا استقبال کرتی ہوئیں۔

حکومت امریکہ بھی تعلیمی تعاون کو فروغ دینے میں کوشاں ہے۔ اس سلسلے میں جو کوششیں کی جاتی رہی ہیں ان میں امریکہ ہندوستان زرق علم ترغیب شامل ہے جس کے تحت دونوں ملکوں کے طلبہ مشترکہ ڈگری پروگرام کر سکتے ہیں۔ امریکن سوسائٹی آف انجینئرنگ، ایجوکیشن، ہندوستان میں انجینئرنگ پڑھانے والوں کے ساتھ انجینئرنگ کی تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے ایک ایکشن پلان پر عمل پیرا ہے اور حالیہ ہی میں بنگلور میں انفس کے احاطے میں اس نے ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی ہے۔ لن ڈن فورس کے ڈیرل کیل کس ایسے تعلیمی میلوں کا اہتمام کرتے ہیں جن میں امریکی یونیورسٹیوں کے افسران کی نمائندگی ہندوستانی طلبہ کے ساتھ طاقت ہوتی رہتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہندوستان کی طرف اس نئے رجحان کا سبب بڑھتی ہوئی بین الاقوامی بیداری اور امریکہ میں نمائندگی اور طالبات کی بڑھتی ہوئی نمائندگی کو پورا کرنے کے بارے میں امریکی یونیورسٹیوں کی نگرانی ہے۔ بیرون ملک مشترکہ پروگرام اور نئے کیس کھول کر وہ لوگ طلبہ کو ہی

مطابق ۱۸ سے ۲۳ سال کے نوجوان اس وقت امریکی یونیورسٹیوں میں داخلہ لے رہے ہیں ان کا فیصد صرف ۷ ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے مواقع ۲۴ ویں صدی میں ہندوستان کی ترقی میں نئی اہمیت کے حامل ہو گئے ہیں۔ ہندوستان میں تعلیم کو امریکی حکومت اور امریکی طلبہ زیادہ سے زیادہ ترجیح دینے لگے ہیں۔

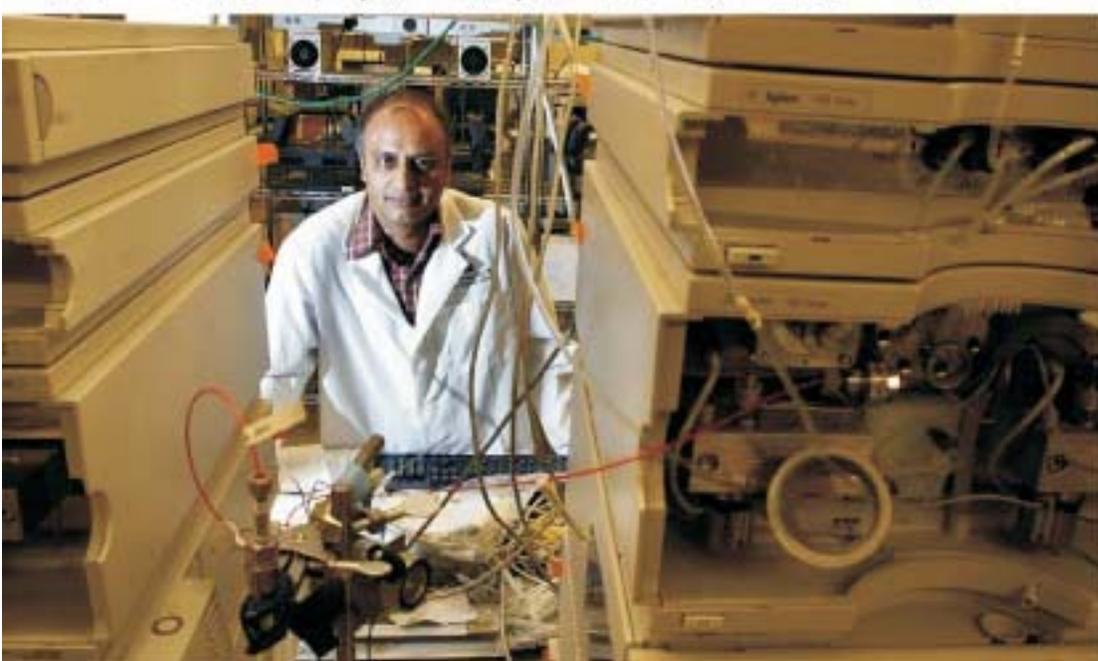
### مشرق سے عشق

مارچ میں انڈر سکرٹری آف اسٹیٹ فار پبلک ڈیپلومی ایٹ پبلک انیفرس کیون لی وو جس نے اپنے سفر ہند کے دوران کہا تھا کہ "آج کے سابقہ عالمی ماحول میں مشرق کا لالچ یعنی بیرون ملک جا کر تعلیم حاصل کرنے کا رجحان، کامیابی حاصل کرنے کیلئے ایک لازمی جز بن گیا ہے۔ طالب علم یہ سمجھتا ہے کہ عالمی علم معاشرہ کی حدیں نہیں ہیں۔ اب طلبہ کی انگلیوں کی ذمہ داری حکومت اور نئی نگرانی کے ساتھ عمل کرنا شروع کرنے والے اعلیٰ تعلیم کے اداروں کی ہے۔"

محترم کیون کے ساتھ جو وفد آیا تھا اس میں ایک ایسے خاص قسم کے اداروں کے سربراہ بھی شامل تھے جن کے بارے میں ہندوستان کو معلوم نہیں ہے۔ یہ ادارے دو سال کے کورس چلانے والے ایسے کیونٹی

کارڈ ہیں جن کی ڈگریاں چار سالہ اداروں میں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں۔ نیویارک سٹی میں کولمبیا یونیورسٹی، واہنگٹن ڈی سی میں چارج واہنگٹن یونیورسٹی اور یونیورسٹی آف ہارٹفڈ ڈکونا، انکی وائس گاہوں میں شامل ہیں جو بین الاقوامی تجربے کے لئے امریکی طلبہ کو پیچھے کی غرض سے ہندوستانی درس گاہوں کے ساتھ معاہدے کر رہی ہیں۔

اکھیلیش ہانڈے جنس ہوپ کنس یونیورسٹی، ہالینڈور، میری لینڈ کی اپنی تجربہ گاہ میں بنگلور، کرنٹنگ کے محققین کے ساتھ کام کرتے ہوئے۔





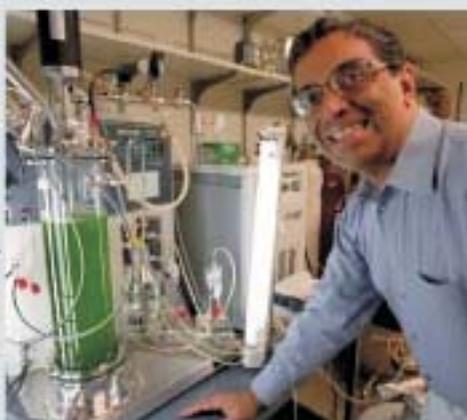
معیاری تعلیم فراہم کر سکتے ہیں جس معیار کی تعلیم انہیں امریکی یونیورسٹیوں میں حاصل ہو سکتی تھی۔ اس کے باوجود اپنی درسگاہوں اور طلباء کو فروغ دینے کا امکان اب بھی انہیں حاصل ہے۔ کیل کس نے یہ بھی کہا کہ امریکی یونیورسٹیوں نے اس سہولت کو جان لیا ہے کہ تیزی سے سکڑتی ہوئی دنیا میں انہوں نے تعلیم حاصل کرنے اور خاطر بڑھانے کے لئے امریکی طلباء کو کافی تعداد میں بیرون ملک نہیں بھیجا۔ ہندوستان میں جو اضافی پروگرام چل رہے ہیں ان میں طالب علموں کو قدم رکھنے کے لئے بہت حد تک جانا پھیلنا ماحول ملتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جانا پھیلنا ماحول ہونے کی وجہ سے "امریکی طلباء کیلئے یہ آسان ہو جاتا ہے اتنا آسان کہ اس کے بارے میں انہوں نے کبھی سوچا نہیں تھا" اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ بیرون ملک جانے میں انہیں حالات سے دوچار ہونے سے خائف ہوں۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ ان پھولتے پھولتے تعلقات کے لئے صرف روایتی یونیورسٹیاں ہی ذمہ دار نہیں ہیں۔ مساجیو سٹس کے شہر پوزیشن میں مسس اسکول آف مینجمنٹ، گلگت کے انٹرین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ کے ساتھ مل کر طلباء کے جانے والے ایک پروگرام بنا رہا ہے تاکہ ان دونوں درسگاہوں کے طلباء عالمی تجربہ حاصل کر سکیں اور خاص کر ایم بی اے کرنے والی طالبات کو قہرستانہ دول بھانے اور صنعت و تجارت کا مالک بننے کا حوصلہ مل سکے۔ مسس کی ڈین دے پورامرل سینڈس کا کہنا ہے کہ "مجھے اس امر پر بنیادی یقین ہے کہ اگر آج آپ کو کسی ادارے میں کامیاب مینجر بنانا ہے تو یہ ضروری ہے کہ آپ کے پاس کثیر ثقافتی اہلیت اور عالمی تجربہ ہو۔"

## بین الاقوامی اسکالروں کی تلاش

**بین** الاقوامی کمپنیاں، میک ڈونلڈ انٹرنیشنل اسکالرس اکادمی کی مالی معاونت کر رہی ہیں۔ اس اکادمی کو سینٹ لوئس، مسوری میں واقع واٹکن یونیورسٹی، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، ممبئی اور جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی سمیت ممتاز ایشیائی یونیورسٹیوں کے اسٹراک و تعاون سے قائم کیا گیا ہے۔ بین الاقوامی دانشوروں کا پہلا گروپ، جس میں ہندوستانی دانشوران بھی شامل تھے، ۲۰۰۶ کے اختتامی سمسز کے لئے پہنچ گیا۔ تحقیق کے دوران ان کے ذاتی، سفری اور ٹیوشن پر ہونے والے مصارف ادا کئے جاتے ہیں۔ تعلقات کو فروغ دینے کے مقصد کے تحت، اکادمی ایک رابطہ کار یا سفیر بھی مقرر کرتی ہے۔ کوکلاک میں پیدا ہونے، ہاروری بی بکراسی، جو ۱۹۸۳ میں امریکہ منتقل ہو گئے تھے، آئی آئی ٹی، ممبئی کے لئے اکادمی کے سفیر ہیں۔ وہ یونیورسٹی کے جدید بین الاقوامی مرکز برائے اعلیٰ تجدید قوت و توانائی کے ڈائریکٹر بھی ہیں۔ تعلیم و تحقیق میں تعاون کے مزید میدانوں کی تلاش و جستجو میں، واٹکن یونیورسٹی کے چانسلر، مارک ایس رائٹن نے فروری ۲۰۰۷ میں ہندوستان کے سیاسی، تعلیمی اور تجارتی قائدین سے ملاقات کی۔ رائٹن نے کہا، "بنیادی میدان ہائے کار توانائی اور ماحولیات سے تحقیق ہوں گے۔ ہم کو اس سلسلے میں کسی مزاحمت کا احساس نہیں ہوا۔ یہ ہم پر منحصر ہے کہ ایسے میدانوں کا انتخاب کریں جہاں ہمارے اساتذہ اور طلباء اور آئی آئی ٹی کے اساتذہ اور طلبہ کے مابین اشتراک و تعاون مفید اور کارآمد ثابت ہو۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ حیاتیاتی توانائی کے میدان میں ہم دونوں ملکوں کے لئے بڑے مواقع موجود ہیں۔ امریکہ میں تعلیم اور تحقیق میں چینی دامن کا ساتھ

اور پوراشنگنگن یونیورسٹی کے چانسلر مارک ایس رائٹن میک ڈونیل انٹرنیشنل اسکالرس اکادمی کے ذریعہ ہامی تعاون کو فروغ دینے کے مقصد سے بورڈ ہند کے دوران ۲۰۰۶ کے فلارغ التحصیل طلباء ہرش اور نہرو اگروال سے محو گفتگو۔

ہے۔ ہماری جذبہ و مقصد میں ایسے افرادی تھکیل ہے جو اطراف عالم میں کامیاب کردار ادا کریں۔ اس کاوش کو ہم دو جاہلی رفاقت سے تعبیر کرتے ہیں۔" - لورڈ اکیڈمی



اش آئی ٹی سمیش کے کلے میک ڈونیل انٹرنیشنل اسکالرس اکیڈمی کے رابطہ کار انہی اترجی لیب میں۔

جانس ہوپ کس یونیورسٹی کے پروفیسر اٹھلیش پاڈے نے ۲۰۰۲ میں بنگور میں انسٹی ٹیوٹ آف بائیو انفارمیکس قائم کیا تاکہ انہیں کیمسٹرکالمان کرنے کے لئے پروڈیون کو الگ کرنے اور اسکا مطالعہ کرنے کے اپنے تجربات سے حاصل مطلوبہ امواد اور شہد کی بہت بھاری مقدار کی قدر قیمت کا تعین کرنے میں مدد ملے۔ اگرچہ بہت سے لوگوں کو ان کے خیال پر شہد تھا لیکن پاڈے نے اس ادارہ کو چلانے میں اپنا پیسہ لگایا اور پھر اسے مستحکم کرنے کے لئے انہیں گرانٹ ملنے لگی۔ اب یہ ادارہ انسانی پروڈیون کے لئے حوالہ جاتی ڈیٹا میں جاتا ہے جس میں ۲۳۰۰۰ سے زیادہ انسانی پروڈیون کے بارے میں اطلاعات درج ہیں۔ پوری دنیا کی تجربہ گاہوں سے ہزاروں لوگ انٹرنیٹ پر اس ڈیٹا میں تک پہنچتے ہیں، اور پاڈے نے انسٹی ٹیوٹ سے وابستہ بنگور میں رہنے والے بہت سے لوگوں کو ہندوستان میں پی ایچ ڈی مکمل کرنے اور میری لینڈ کے جانس ہوپ کس میں تعلیم حاصل کرنے میں مدد دی ہے۔ پرائیویٹ ادارے بھی ایک ہزاروں بھرتے ہیں۔ برکٹ میں یونیورسٹی آف کیلی فورنیا، پینسلوانیا میں کارنگی میلون یونیورسٹی، کورنل اور مسوری امریکی یونیورسٹیوں نے کوال کوہاٹرو سائنٹ اور کیڈس ڈیٹا سسٹمز کے سفری اور تجزیاتی اخراجات کے لئے حاصل ہونے والے فنڈز کے منتقل عمل ناموں میں امرجی یونیورسٹی سے مل کر سائنس اور انجینئرنگ کی ایکٹو رول تک تعلیم کا پروگرام شروع کیا ہے۔

## مغرب کی طرف رجحان

اگرچہ ہندوستان میں امریکی تعلیم حاصل کرنے کے امکانات پھول پھول رہے ہیں لیکن اس سے امریکہ جا کر پڑھنے کی خواہش کم نہیں ہوئی ہے۔ ہندوستان کے نان ریسرچ کے اعزاز کے مطابق ۱۶۰۰۰۰ ہندوستانی بیرون ملک تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ایک اعزاز کے مطابق ہر سال چار ارب ڈالر خرچ کرتے ہیں۔ ان میں سے ۶۵۰۰ طلبہ ۲۰۰۶ میں امریکہ گئے۔ ان میں سے بیشتر طلباء ماسٹر ڈگری یا ڈاکٹریٹ کے پروگرام کیلئے گئے ہیں۔ وجہ کھٹاواؤں نے "جو کہ ابھی حال ہی میں یو ایس ایجوکیشن فاؤنڈیشن ان انڈیا کی تعلیمی مشاورتی خدمات کیلئے کنٹری کوآرڈینیٹر کے عہدے سے ریٹائر ہوئی ہیں بتایا کہ یہ بھی ایک فک ہے کہ اب تقریباً ۲۰ فیصد طلباء طالبات انڈیا ریسرچ کو رسوں کے لئے بھی امریکہ جاتے ہیں۔

یو ایس ایجوکیشن فاؤنڈیشن ان انڈیا، ہندوستانی طلباء، اسکالروں اور محققوں کو یو ایس حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے اور یہ بھی بتاتی ہے کہ ان کی ضرورت کی تکمیل کے لئے امریکہ میں بہترین یونیورسٹی یا کالج کون سا ہے وہاں تعلیم حاصل کرنے کیلئے رقم کی ادائیگی کی صورت کیا ہے، رہائش کیسے حاصل کی جاسکتی ہے، کیسے

## کمیونٹی کالج: ایک انتخاب

**اگر** آپ کے پاس سرمائے کی کمی ہو یا آپ گزشتہ خراب گریڈ کے سبب پریشان ہوں تو یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ کاروان زندگی یہیں کہیں ٹھہر نہیں جاتا بلکہ تباہی ماہوں پر سبے عزم سڑک کے ساتھ رواں دواں رہتا ہے۔ کیٹی فورنیا کی وادی سلکیون میں واقع فلٹل کالج میں بین الاقوامی تعلیم کے ڈین، جارج ہیرز امریکہ کے تعلیمی اعلیٰ پر ایک منفرد انتخاب "کیٹی کالجوں" کی تفصیلات سے آگاہ کرنے کے لئے کم و بیش پانچ سالوں سے ہندوستان آ رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، "ہمارے پاس پہلے دو سالوں کو مکمل کرنے کا ایک تباہی راستہ ہے۔" کیٹی کالج، مجموعی کالجوں سے کن مستوں میں مختلف ہوتے ہیں؟ ان میں سے بیشتر کو عوامی مالی معاونت حاصل ہوتی ہے، دو سالہ ڈگری کورس چلاتے ہیں۔ ملک کے طول و عرض میں، خواہ وہ چھوٹے قصبات ہوں یا بڑے شہروں، موجود ہوتے ہیں، ان کے دروازے ہر خاص و عام کے لئے کھلے ہوتے ہیں (کم و بیش ہر کوئی داخلہ لے سکتا ہے) اور یہ کہ ان کی فیس کم ہوتی ہے۔ سبکی وجہ ہے کہ کیٹی کالج میں داخل ہونے والے طلبہ کی فہرست امریکہ کے پیش رہا تنوع کی آئینہ دار ہوتی ہے اور ان کالجوں کے کیپس، ہر عمر، نسل اور مختلف ثقافتی اور سماجی و معاشی پس منظر رکھنے والے لوگوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ امریکہ میں ۲۰۲۰ء کیٹی کالج ہیں جن میں ایک کروڑ سو لاکھ طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ مارچ ۲۰۰۰ء میں امریکی کیٹی کالجوں کے ۱۶ صدور ہندوستان تشریف لائے تاکہ باہمی مبادلے کے امکانات پر چٹھوکی جائے۔ ان کے مذکورہ بالا دورے، دو سالہ کیٹی کالجوں میں داخلہ لینے کے لئے طلبہ کی بہت افزائی کی سمت میں امریکی اقدام

کا حصہ تھے۔ ماسی میں ان کالجوں میں مطالعہ کے خواہش مند طلبہ کو روزانہ حاصل کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ لیکن اب وزارت خارجہ بیداری پیدا کرنے اور اس انتخاب پر غور کرنے کے لئے مزید طلبہ کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ ہندوستان میں امریکی تعلیمی فاؤنڈیشن کی حالیہ سالوں میں سکولز کو نرسر و جیا کھنڈولی کے بقول، "میرے خیال میں ہندوستانی طلبہ کے لئے کیٹی کالج میں تعلیم حاصل کرنا بہتر ہے کیونکہ یہ ارزاں ہے۔ ان میں پہلے دو سال مکمل کر لینے کے بعد طلبہ چار سالہ کالجوں میں داخلہ لے سکتے ہیں۔" پیک کیٹی کالجوں میں نیشن اور دیگر فیس، چار سالہ کالجوں کے مقابلے میں نصف سے بھی کم اور خود بخود چار سالہ کالجوں کی یہ نسبت محض دو سوواں حصہ ہیں۔ کھنڈولی کہتی ہیں کہ کیٹی کالجوں کے نسبتاً چھوٹے سائز اکثر بیشتر ہندوستانی طلبہ کے موافق ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کیٹی کالجوں کا ایک طالب علم، بڑی یونیورسٹیوں کے طالب علم کی یہ نسبت امریکی معاشرے اور امریکی عوام کو بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔" سٹریز یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے کالج میں معاونین نہیں بلکہ پروفیسرز جاتے ہیں۔ وہ انجینیئر سے کہتے ہیں کہ ان کے فارغ التحصیل طلبہ ہر سال یونیورسٹی آف کیٹی فورنیا، نیپل اور اسٹینڈ فورڈ جیسی نامور اور ممتاز یونیورسٹیوں میں داخلہ پاتے ہیں۔ جب آپ کو ایک بار کیٹی کالج میں داخلہ مل جاتا ہے تو وہی اسکول گریڈ ریاست اور ڈیپارٹمنٹ دیکھ جاتے۔ آپ کی علمی کاوشیں کیٹی کالج کی بنیاد پر دیکھی پرگی جاتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں، "اعلیٰ اور ممتاز یونیورسٹیوں میں داخلہ پانے کے لئے ایک اچھا تعلیمی دیکارڈ پیدا کرنے کا یہاں گویا ایک دوسرا موقع نصیب ہو جاتا ہے۔" مزید معلومات کے لئے کیٹی کالجوں کی امریکی

مختصر کی ویب سائٹ <http://www.aacc.nche.edu> سے سہجین جان

فٹ ہل کالج، کیٹی فورنیا میں ڈین ہوائس  
بین الاقوامی تعلیم جارج ہیرز  
ہنگلوور، کن نالک میں منعقدہ لنڈین یو ایس  
یونیورسٹی میلہ میں طلبہ سے محو گفتگو

درخواستیں بھری جائیں گی اور کس طرح ایک ڈگری کو معتبر بنانے کے لئے ان کی علمی کاوشوں کو منتقل کیا جاسکتا ہے۔ پڑھنے کیلئے امریکہ جانے کے خواہش مند لوگ ایک نئے ثقافتی ماحول میں اپنی کھپت اور گھر کی یاد دہشی زیادہ ذاتی دشواریوں اور آزمائشوں کے بارے میں سوچتے ہیں اور بجا سوچتے ہیں۔ اسلئے یو ایس ایجوکیشن فاؤنڈیشن ان اعداد یا اس شعبے میں بھی ان کی مدد کرتی ہے۔ امکانی طلبہ کو سمیناروں میں اور ورک شاپس میں بلاتی ہے اور امریکیوں کے علاوہ امریکہ سے پڑھ کر لوٹے ہندوستانی طلبہ کے ساتھ ان کی ملاقات کرتی ہے۔

تیکساس کی اسٹینڈ ایم یونیورسٹی میں ایرو اسپیس انجینئرنگ میں پی ایچ ڈی کے ایک طالب علم دیکھ گولڈ ۲۰۰۱ سے امریکہ میں پڑھ رہے ہیں۔ پہلی بار آنے والے کسی بھی ہندوستانی طالب علم کی طرح شروع میں وہ کافی پریشان تھے۔ امریکہ میں اپنے قیام کے پہلے برس کے بارے میں انہوں نے کہا ہے "میں اپنے خول سے باہر نکلا اور اس نے میرا دماغ نئی چیزوں پر کھول دیا،" لیکن اس کے بعد امریکی نظام سے نہ وہ صرف اوب گئے بلکہ کافی تذبذب میں رہے۔ انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ ان کے کچھ ہندوستانی احباب مایوس ہو کر وطن لوٹ رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ "کسی حد تک ہر کوئی ان چیزوں کو محسوس کرتا ہے، انہوں نے کہا کہ اکثر ہندوستانی طلبہ امریکہ کے بارے میں یہ پہلے سے سوچ کر آتے ہیں کہ امریکہ کیسا ہوا گا لیکن اکثر امریکہ کے اس خیالی تصور کے برخلاف ہوتا ہے۔ گولڈ کا کہنا ہے کہ اپنے لئے کھانا پکانے کا عادی ہونا مشکل ہے۔ یہ احساس بھی کافی تکلیف دہ ہے کہ احباب و اعز اساتذہ نہیں ہیں۔ گولڈ نے امریکہ کے اعلیٰ تر تعلیمی نظام میں چلک کا فائدہ اٹھایا اور اپنے شعبے سے باہر کے کورس یعنی اقتصادیات اور پال روم قرض کے مضامین لئے۔ جو کچھ پڑھا یا جابا تھا اس پر بحث کی آزادی کا بھی انہوں نے لطف لیا۔ گولڈ کا کہنا ہے "اگر آپ کسی پروفیسر سے اتفاق نہیں کرتے ہیں تو اس معاملے پر اس کے ساتھ مکمل رہا کرتیں۔ آپ کی پوری زندگی کا دار و مدار ایک پروفیسر کی رائے پر نہیں ہو سکتا۔ کھنڈولی کا کہنا ہے کہ امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے اسکالرشپ کے ساتھ بھی کسی ہندوستانی طالب علم کا اوسطاً سالانہ خرچ ۳۰۰۰۰ ڈالر کا ہے۔ یہ بھی ایک سبب ہے جس کی وجہ سے بہت سے لوگ ہندوستان میں امریکی ڈگری حاصل کر کے اپنے سسٹم کا حل تلاش کر لیتے ہیں۔

اسی بات کو دھیان میں رکھتے ہوئے آئندہ اپرڈیش کے ڈیڑھ اعلیٰ ایس ڈی ایج ٹیچنگ ریڈی نے مئی ۲۰۰۰ میں دورہ امریکہ کے دوران اسٹین فورڈ یونیورسٹی اور کیٹی فورنیا میں سٹیٹ پیپرز ایمریکنس میجنٹ اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ساتھ ایک مباحثہ ناسے پر دو خط لکھے اس مباحثہ ناسے کے تحت اسٹین فورڈ یونیورسٹی کی ایک شاخ حیدرآباد میں کھولی جائے گی جہاں طلبہ کو ہندوستانی ایمریکنس میڈیکل پیشہوروں یا ایم ٹی مل جات کو تعلیم دی جائے گی۔ کولمبیا یونیورسٹی کے اسکول آف بزنس میں ایسوی ایسٹ پروفیسر اور طلبہ کے ڈین مری تاجھ سری نو ان نے بتایا کہ امریکی اسکولوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہندوستان میں اپنی اہمیت اور افادیت کو مزید اجاگر کرنے کی کوشش کریں۔ سری نو ان نے بتایا کہ "حالیہ دورہ جنوبی ہند کے دوران مری ملاقات ایسے بہت سے نوجوانوں سے ہوئی جن کے امریکی یونیورسٹیوں کے طالب علم ہونے کا امکان ہے۔"

### دوسرا معاملہ ساخت کاہر:

ہندوستان میں عام طور پر ایک سال کا کینیڈر سامنے رکھ کر کام کرتے ہیں جب کہ امریکی اسکولوں میں چار مہینے کے سمسٹر سسٹم کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کھنڈولی نے کہا "چونکہ دونوں نظام برابر نہیں ہیں، ان میں تاہم ہری ہے اس لئے کریڈٹ ٹرانسفر ایک مسئلہ ہے۔ کچھ اسکول اس مسئلہ کو ایک خاص طریقے سے حل کرتے ہیں جسے "ٹوئنگ" کہتے ہیں۔ کرناٹک کی مٹی پل اکیڈمی نے



تصویر: امریکہ اور ہندوستان

# ہوشیار

## ویزا دلالوں سے!

ایڈیٹر جی کیسنر  
یو ایس کونسل جنرل

**آپ** کو کسی ویزا ایجنٹ کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے اور آپ کو کسی ایسے شخص کو ایک چیرہ گی نہیں دینا چاہئے جو آپ کو ویزا دالوں کی ضمانت دے۔ ہر ویزا ویزا کنٹرول پر ہم دیکھتے ہیں کہ اصل درخواست دہندگان کو ویزا اسٹیٹس دیا جائے یا نہیں کیونکہ انہوں نے اپنے "ویزا مشین" یا "وسٹ" کے مشورے کے مطابق نام تو فیصل کو پہلے دستاویزات پیش کئے تھے۔ مزید یہ کہ ویزا کے لئے ملاقات کی درخواستوں کے ڈیجیٹل جانے کی وجہ یہ ہے کہ دال وقت ملاقات حاصل کر لیتے ہیں اور پھر ان کا سودا کر کے اس نظام کا پانچواں فائدہ اٹھاتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان میں دالوں کی بہت سی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ امریکی حکومت نے ہندوستانی عوام کو سفید معلومات فراہم کرنے کا کوئی موثر ٹولہ نہیں کیا ہے۔ سفید کا معلومات تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان کی تعداد میں دن و دن بڑھتی چلا گیا ہے۔ امریکی سفارت خانے نے ویزا سے متعلق قواعد، ضابطوں اور طریقہ کار کے بارے میں ہندوستانیوں کو بھر پور پر باخبر کرنے کی کوششوں کو از سر نو تقویت دینے کا لازم کیا ہے۔ ہندوستانی درخواست دہندگان کو چاہئے کہ معتبر ذرائع سے بلا معاوضہ اچھی معلومات حاصل کرنے کے لئے امریکی سفارت خانے سے یا یو ایس ای ایف آئی سے رجوع کریں۔

[http://newdelhi.usembassy.gov/visa\\_services.html](http://newdelhi.usembassy.gov/visa_services.html)

## تعلیمی فریب سے!

جین ای شیو کو سکے  
ایگزیکٹو ڈائریکٹر کٹر یو ایس ای ایف آئی

[www.chon.org/xl/office\\_sheet\\_6\\_diploma\\_mills.pdf](http://www.chon.org/xl/office_sheet_6_diploma_mills.pdf)

سے معلومات اخذ کریں اور حقیقت کا پتہ چلائیں۔  
**جلی شہادت** ان میں سے کچھ یونیورسٹی گریجویٹس کی کوششوں کی ویب سائٹ <http://www.ugc.ac.in/inside/malprac.html> پر دستیاب ہیں۔

**"فری" دافع** امریکہ کے معیاری تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی ایک کمیٹی داخلہ کارروائیاں انجام دیتی ہے۔ وہ درخواست دہندہ کے تعلیمی ریکارڈز اسٹیکورڈ ہونے اور ذہنی بیانات کی جانچ کرتی ہے۔ اس کے برعکس "ہاتھ کے ہاتھ" دالوں میں ہر شخص دالے کا حوالہ دیتا ہے اس لئے معیار پر سوالیہ نشان قائم ہوتا ہے۔ اس سے یہ شہد بھی پیدا ہوتا ہے کہ آپ امریکی ویزا کے لئے درخواست گزار ایک سفید طالب علم ہیں یا نہیں۔

**امریکی ویزا کے لئے دھوکہ** کوئی ادارہ یا ایجنٹ آپ کو یہ ضمانت نہیں دے سکتا کہ آپ کو جتنی بھی پروگرام کی جالی ہی جانے گا اس کا فیصلہ صرف ایک امریکی قونصل فری کر سکتا ہے۔

**گراں باہیہ دھانک** دھانک کا نظم کرنے والے کسی ادارے کو جتنی بھی ایس ایم آر سے اعتبار کریں جو جتنی طور پر دھوکہ دالے کا دھوکہ کرتی ہو۔ ایسا کوئی نہیں کر سکتا۔ انٹرنیٹ پر دھانک کی فہرست آسانی سے دستیاب ہے۔ تعلیمات کے لئے [www.educationusa.state.gov/finaid.htm](http://www.educationusa.state.gov/finaid.htm) ملاحظہ کریں۔

اگر کسی چیز میں شبہ ہو سکتا ہے کہ وہ حقیقت سے دور ہے۔ اپنے دھوکہ دہانی تعلیم کو جان پر نہ لگائیں۔ اپنی رقم کو آئینہ نظر پر صرف کریں۔ تعلیمی فریب سے ہوشیار رہیں۔

<http://www.fullbright-india.org/>

## ہندوستان میں یو ایس تعلیمی فاؤنڈیشن

(یو ایس ای ایف آئی) ہندوستانی طلبہ کو آگاہ کرتا ہے کہ وہ امریکہ میں اعلیٰ تعلیم سے متعلق ایسے اشتہارات اور دعووں سے ہوشیار رہیں جو حقیقت سے دور ہوتے ہیں۔ ایٹانہ فریب جان نہ صرف آپ کی قدر و منزلت کو بھروسہ کرے گا بلکہ آپ کو مالی نقصان بھی پہنچائے گا۔ عام تعلیمی فریب درج ذیل ہیں:

**غیر منصفہ اسکول**: اگر اسکول کسی سرکاری ادارے کے ذریعے منظور شدہ نہ ہو تو اس کی ڈگری فاضل ہوتی ہے۔

طلبہ امریکہ کے کسی ادارے کے منظور شدہ ہونے کے بارے میں کونسل برائے منظور شدہ اعلیٰ تعلیم کی ویب سائٹ

<http://www.chon.org/search/default.asp> سے

جانچ کر سکتے ہیں۔ کسی آن لائن یا فاصلاتی تعلیمی ادارے کی حقیقت جاننے کے لئے طلبہ بیٹریٹس بیورو یا ریاستی اتھارٹی جنرل کے دفتر سے رجوع کر کے یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ اسکول جائز طور پر چل رہا ہے یا نہیں اور یہ کہ کسی نے اس کے خلاف کوئی شکایت تو درج نہیں کرائی ہے۔

بیورو نے ایسے قاطبی اعتراض آن لائن پروگراموں کی ایک فہرست [www.hbb.org/ident/article.asp?ID=185](http://www.hbb.org/ident/article.asp?ID=185) پر دی ہے۔

**سرخ ڈگریاں**: وہ ادارے جو بہت جلد ڈگریاں دے دیتے ہیں، انہیں اکثر "دھوکہ" یا "دھوکہ" کہا جاتا ہے۔

ڈگری آپ کے وقار کو بھروسہ کر سکتی ہے۔ اگر آپ کا سابقہ کسی قاطبی اعتراض تعلیمی ادارے سے پڑتا ہے تو اس کے بارے میں کونسل برائے منظور شدہ اعلیٰ تعلیم کی ویب سائٹ

پر دیکھیں۔ اگر وہ "دھوکہ" یا "دھوکہ" کہا جاتا ہے۔ جلی ڈگری آپ کے وقار کو بھروسہ کر سکتی ہے۔ اگر آپ کا سابقہ کسی قاطبی اعتراض تعلیمی ادارے سے پڑتا ہے تو اس کے بارے میں کونسل برائے منظور شدہ اعلیٰ تعلیم کی ویب سائٹ

[www.hbb.org/ident/article.asp?ID=185](http://www.hbb.org/ident/article.asp?ID=185)

کے ایسوسی ایٹ ڈائریکٹر رولوف پارٹ نے بتایا کہ قتل ناڈو میں ایس ایس این کالج آف انجینئرنگ کے ساتھ جالہ پروگرام کے ذریعہ جو ہندوستانی طلبہ ان سے پڑھتے ہیں ان میں سے بیشتر ہمیشہ اہل ہوتے ہیں اور وہ اپنے امریکی ہم جماعتوں کو کافی سخت مقابلہ سے دوچار کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ امریکی طلبہ کو چاہئے کہ وہ علم کے لئے ہندوستانیوں کے احترام کو نظر انداز نہ کریں اور اسے بھی ذہن میں رکھیں کہ کامیابی حاصل کرنے کی جو ہندوستانی طلبہ کو دوروں سے ممتاز کرتی ہے۔

اسمیں جان ہندوستانی قلم کار اور فوٹو گرافر ہیں جو اسٹیشن ڈی ٹی وی میں رہتے ہیں۔

1990 کی دہائی میں یونیورسٹی آف اوہیو کے ساتھ مل کر طریقہ شروع کیا۔ ایسے کسی پروگرام میں کوئی طالب علم کچھ سال ہندوستان میں پڑھتا ہے اور ڈگری پروگرام کے بقیہ سچے ہوئے دن امریکہ میں مکمل کرتا ہے۔ تاہم کھنڈا کو ایک مشورہ ہے کہ طلبہ کو ایک متبادل منصوبہ بنا کر رکھنا چاہئے تاکہ وہ اگر کسی وجہ سے امریکہ نہ جاسکیں تو اس پر عمل کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ دونوں نظاموں میں حقیقی مساوات ہونا کہ ان کے علمی کام مکمل کئے جاسکیں۔ کوئی بھی طالب علم اگر امریکی درس گاہوں میں کامیابی حاصل کرنے کا خواب دیکھتا ہے تو تمام تر دشواریوں کے باوجود اسے اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ خواب شرمندہ تعبیر ہوگا۔ سینٹ لویس کے شہر برگ میں کارڈینیٹیو میلوں یونیورسٹی میں ماسٹرز آف سائنس ڈیپارٹمنٹ کے پروگرام